The Maulana often felt that he was a misfit in that age —

*Wandering between two worlds, one dead*
*The other powerless to be born.*

With a ring of pathos he wrote

"افسوس کہ زمانہ میرے دماغ سے کام لینے کا کوئی سامان نہ کرسکا
. . . مذہب، علوم و فنون و ادب، انشا، شاعری کی وادی ایسی نہیں
ہے جس کی بے شمار نئی راہیں مبدار فیاض نے مجھ نامراد کے دل و دماغ
پر نہ کھول دی ہوں . . . میرا زندگی کا سارا ماتم یہ ہے کہ اس عہد اور محل
کا آدمی نہ تھا مگر اس کے حوالے کر دیا گیا"

As early as 1920 Maulana Azad had started feeling that he was not of the age he was born in

"میں تمہاری ان بھیڑوں کو لے کر کیا کروں جب تمہارے دلوں میں سناٹا چھایا ہوا ہے، اور تمہارے اس جوشِ استقبال سے مجھے کیا خوشی ہو جب تمہاری روحیں موت کی افسردگی سے مرجھائی ہوئی ہیں۔ افسوس، تم میں کوئی نہیں جو میری زبان سمجھتا ہو۔ تم میں کوئی نہیں جو میرا شناسا ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تمہارے اس پورے ملک میں ایک بے یار و آشنا غریب الوطن ہوں

من بہر جمعیتے نالاں شدم ٭ جفت خوشحالاں و بدحالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من ٭ وز درون من نجست اسرار من
سر من از نالۂ من دور نیست ٭ لیک کس را گوش آں منظور نیست

——— مسئلہ خلافت و جزیرۂ عرب —

"میں مسلمان ہوں اور فخر کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ مسلمان ہوں۔ اسلام کی ساڑھے تیرہ سو برس کی شاندار روایتیں میرے ورثے میں آئی ہیں۔ میں تیار نہیں ہوں کہ اس کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی ضائع ہونے دوں۔ اسلام کی تعلیم، اسلام کی تاریخ، اسلام کے علوم و فنون، اسلام کی تہذیب میری دولت کا سرمایہ ہے اور میرا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کروں۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے میں مذہبی اور کلچرل دائرے میں اپنی ایک خاص ہستی رکھتا ہوں اور میں برداشت نہیں کرسکتا کہ اس میں کوئی مداخلت کرے، لیکن ان تمام احساسات کے ساتھ ایک اور احساس جسے میری زندگی کی حقیقتوں نے پیدا کیا ہے، اسلام کی روح مجھے اس سے نہیں روکتی، وہ اس راہ میں میری رہنمائی کرتی ہے۔

میں فخر کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ میں ہندوستانی ہوں۔ میں ہندوستان کی ایک اور ناقابلِ تقسیم متحدہ قومیت کا عنصر ہوں۔ میں اُس متحدہ قومیت کا ایک عنصر ہوں جس کے بغیر اس کی عظمت کا ہیکل ادھورا رہ جاتا ہے۔ میں اس کی تکوین (بناوٹ) کا ایک ناگزیر عامل ( factor ) ہوں۔ میں اپنے اس دعوے سے کبھی دست بردار نہیں ہوسکتا۔"

# *His Advice to Contemporaries & to posterity*

آزادی ہم نے حاصل کر لی ہے لیکن
آزادی کا صحیح طور پر کام میں لانا
ابھی باقی ہے ۔ ہمارا فرض ہے
کہ اپنی ساری توجہ اس دوسرے
کام کے لیے وقف کر دیں ۔ امن،
اتحاد، باہمی اعتماد، اور حب الوطنی
کے بغیر یہ مہم سر نہیں کی جا سکتی

ابوالکلام آزاد

".........they will sorely miss his guidance in the difficult task of building up a Welfare State"

— *The Times of India*

Maulana Azad's life was one of sincere and consistent dedication to the national cause. He was above all communal considerations and stood for the highest values in public life. When Minister of Education, he was once criticised by Mr. Purshotam Das Tandon for his language policy and grant of some financial assistance to the *Dar-ul-Musannifin* of Azamgarh. The Maulana was deeply distressed. He delivered one of the most powerful orations in Parliament and said that his whole life was an 'open book' and he was invincible because he had no axe to grind and no selfish motive to serve.

(1) In his statement issued on 8 December 1921 he said that his arrest symbolized a turning point in the history of the Indian Muslims:

"میں اپنی گرفتاری میں تمام مسلمانان ہند کی ، ایک نئی کروٹ دیکھ رہا ہوں .....
..... میں مسلمانانِ ہند میں پہلا شخص ہوں جس نے ۱۹۱۲ء میں اپنی قوم کو اِس جُرم کی عام
دعوت دی اور تین سال کے اندر اِس غلامانہ رَوِش سے اُن کا رُخ پھیر دیا جس میں گورنمنٹ
کے پُرپیچ فریب نے مُبتلا کر رکھا تھا۔" (قولِ فیصل)

(2) Confesses having spread sedition:

"یقیناً میں نے کہا "موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے" لیکن اگر میں نہ کہوں تو اور کیا کہوں ؟.....
اگر بیوروکریسی کے نزدیک آزادی اور حق طلبی کی جدوجہد جُرم ہو ...... (تو) میں اِقرار
کرتا ہوں کہ میں نہ صِرف اِس کا مُجرم ہوں بلکہ ان لوگوں میں ہوں جنہوں نے اِس جُرم کی
اپنی قوم کے دِلوں میں تخم ریزی کی ہے اور اس کی آبیاری کے لئے اپنی پوری زندگی وقف
کردی ہے۔"

(3) Freedom of speech birth right of all men:

"آزادی تقریر اور آزادی اجتماع اِنسان کے پیدائشی حقوق ہیں۔"

(4) Islam for democracy and expression of truth:

اِسلام کسی ایسے اقتدار کو جائز تسلیم نہیں کرتا جو شخصی ہو .... وہ آزادی اور جمہوریت کا مُکمّل نظام ہے جو نوعِ اِنسانی کو اس کی چھینی ہوئی آزادی واپس دلانے کے لئے آیا تھا۔

..... پیغمبرِ اسلام نے فرمایا: "سب سے بہتر موت اس آدمی کی موت ہے جو کسی ظالم حکومت کے سامنے حق کا اِظہار کرے اور اس کی پاداش میں قتل کیا جائے .... مسلمانوں کو مٹ جانا چاہیئے یا آزاد رہنا چاہیئے۔ تیسری راہ اِسلام میں کوئی نہیں .... اِسلام نے مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد ہی اِس بات پر رکھی ہے کہ وہ دُنیا میں سچائی اور حقیقت کے گواہ ہیں۔"

(5) Courts are chambers of injustice:

"تاریخِ عالم کی سب سے بڑی نااِنصافیاں میدانِ جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں میں ہی ہوئی ہیں۔"

(6) Conscious of his historical role:

"مؤرخ ہمارے اِنتظار میں ہے اور مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے۔"

لطفِ گویائی میں تیری ہمسری ممکن نہیں
ہو تخیل کا نہ جب تک فکرِ کامل ہم نشیں

(اقبال)

Maulana Azad's oratory awakend the masses from their slumber. His exhortations had tremendous impact on those who heard him speak or read his articles in print. His words in *al Hilal* were traced in fire. Some of his articles deserve a place in the revolutionary literature of the world.

"میں وہ صور کہاں سے لاؤں جس کی آواز چالیس کروڑ دلوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کردے؟ میں اپنے ہاتھوں میں وہ قوت کیسے پیدا کروں جس کی سینہ کوبی کے شور سے سرگشتگانِ خوابِ موت اور ہوشیار ہوجائیں!" —————— (الہلال)

دنیا کا ماتم ہے، اور چراغ کے بجھنے کا رونا چراغ پر رونا نہیں ہے بلکہ گھر کی تاریکی پر رونا ہے" ——————— (حقیقۃ الحج)

(۴) خدارا بتلاؤ! میں تمہارے ساتھ کیا کروں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آج جن باتوں کے لئے تم رو رہے ہو یہ وہی باتیں ہیں جو ایک زمانے میں میری زبان سے فریاد کا اِضطِراب اور طلب کی چیخ بن کر نکلتی تھیں، مگر تمہارے سینے کے اندر پتھر کا ایک ٹکڑہ ہے اس سے ٹکرا ٹکرا کر واپس آجاتی تھیں، اور تم یک قلم اِنکار و اَغراض میں غرق تھے" (مسئلہ خلافت اور جزیرہ عرب)

(1) *Exhorts Muslims to give up attitude of political aloofness*

- "ہندوؤں کے لئے ملک کی آزادی کے لئے جدوجہد کرنا داخل حب الوطنی ہے لیکن مسلمانوں کے لئے ایک فرض دینی ہے اور داخل جہاد فی سبیل اللہ" ــــــ الہلال
- "اگر تم کہو کہ تاریخ ہند میں ہمارے لئے بھی ایک شرف و عظمت کا باب ہوگا تو تم خاموش رہو، اور مجھ سے کہو کہ میں اسے پڑھ دوں۔ بے شک ایک باب ہوگا، مگر جانتے ہو اس میں کیا ہوگا؟ اس میں لکھا ہوگا کہ ہندوستان ملکی ترقی اور ملکی آزادی کی راہ میں بڑھا، ہندوؤں نے اس کے لئے اپنے سروں کو ہتھیلی پر رکھا مگر مسلمان غاروں میں چھپ گئے۔ انہوں نے پکارا، مگر انہوں نے اپنے منہ اور زبان پر قفل چڑھا دیئے" الہلال
- "الہلال نے تین سال کے اندر مسلمانان ہند کی مذہبی و سیاسی حالت میں ایک بالکل نئی حرکت پیدا کردی۔ پہلے وہ ہندو بھائیوں کی پولیٹیکل سرگرمیوں سے نہ صرف الگ تھے بلکہ ان کی مخالفت کے لئے بیروکریسی کے ہاتھ میں ایک ہتھیار کی طرح کام دیتے تھے،" ــــــ ابوالکلام آزاد

"آج اگر ایک فرشتہ آسمان کی بدلیوں میں سے اتر آئے اور دہلی کے قطب مینار پر کھڑا ہو کر یہ اعلان کر دے کہ سوراج چوبیس گھنٹے کے اندر مل سکتا ہے بشرطیکہ ہندوستان ہندو مسلم اتحاد سے دست بردار ہو جائے۔ تو میں سوراج سے دست بردار ہو جاؤں گا۔ کیونکہ اگر سوراج ملنے میں تاخیر ہوئی تو یہ ہندوستان کا نقصان ہوگا، لیکن اگر ہمارا اتحاد جاتا رہا تو عالم انسانیت کا نقصان ہوگا،، ـــــ ابوالکلام آزاد

(3) *Rejects the concept of majority and minority*

- "دراصل اس بارے میں اوّل دن سے مرا اور ابنائے عصر کا اختلاف فرع میں نہیں ہے۔ اصل میں ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنے سیاسی مستقبل کا جو مقدمہ بنانا چاہیئے اس کی بنیاد عزم و یقین پر ہونی چاہئیے یا خوف و تشکیک پر۔ میں کہتا ہوں عزم و یقین پر۔ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں شک اور خوف پر۔ سارا اختلاف اسی اصل کا ہے"ـــــ خط بنام سردار محمد اکرم خاں $\frac{7}{6}$ ۳۰

- "کیا ہندوستان میں مسلمانوں کی حیثیت ایک ایسی اقلیت کی ہے جو اپنے مستقبل کو شک اور خوف کی نظر سے دیکھ سکتی ہے اور تمام اندیشے اپنے اندر لا سکتی ہے جو قدرتی طور پر ایک اقلیت کے دماغ کو مضطرب کر دیتے ہیں؟ ـــــ اس بنیادی غلطی نے بے شمار غلط فہمیوں کی پیدائش کا دروازہ کھول دیا۔ غلط دیواریں چنی جانے لگیں ... آپ دیکھیں گے کہ آپ

کے سامنے ایک عظیم گروہ اپنی اتنی بڑی اور پھیلی ہوئی تعداد کے ساتھ سر اٹھائے کھڑا ہے، اس کی نسبت اقلیت کی کمزوریوں کا گمان بھی کرنا اپنی نگاہ کو صاف دھوکا دینا ہے۔" خطبہ صدارت، رام گڑھ کانگریس اجلاس سنہ ۱۹۴۰ء

- "الہلال نے مسلمانوں کو تعداد کی جگہ ایمان پر اعتماد کرنے کی تلقین کی اور بے خوف ہو کر ہندوؤں کے ساتھ مل جانے کی دعوت دی" ——— "قول فیصل"

- "میں نے اپنے ہم مذہبوں کو اس طرف بلایا کہ وہ علیحدگی کی پالیسی پر قائم رہ کر اپنی ہستی کو ملک کی آزادی کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے ہندو بھائیوں پر اعتماد کریں، کانگریس میں شریک ہوں ... بالآخر وہ وقت بہت جلد آگیا جب مسلمانوں نے اس حقیقت کی سچائی کا اعتراف کیا۔ میں جب سنہ ۱۹۱۶ء میں رانچی میں نظر بند تھا تو سن رہا تھا کہ جوق در جوق مسلمان کانگریس میں شریک ہو رہے ہیں" ——— خطبہ صدارت کانگریس، دہلی سنہ ۱۹۲۳ء

(4) Advocates the Concept of One nation

- "ہندوستان کے مسلمانوں کا شرعی فرض ہے کہ ہندوستان کے ہندوؤں سے کامل اکائی کے ساتھ پیمان محبت باندھ لیں اور ان کے ساتھ مل کر ایک نیشن ہو جائیں" ——— الہلال

Deplored non-acceptance of his advice

"تمہیں یاد ہے میں نے تمہیں پکارا، تم نے میری زبان کاٹ لی۔ میں نے قلم اٹھایا، تم نے میرے ہاتھ قلم کر دیئے، میں نے چلنا چاہا تم نے میرے پاؤں کاٹ دیئے، میں نے کروٹ لینی چاہی اور تم

نے میری کمر توڑ دی۔ حتیٰ کہ پچھلے سات برس کی تلخ نوا سیاست .. آج داغِ جدائی دے گئی ہے۔" ـــــ تقریر جامع مسجد ۱۹۴۸ء

(5) Persuaded them to stay

"میں کہتا ہوں جو اُجلے نقش و نگار تمہیں اس ہندوستان میں ماضی کی یادگار کے طور پر نظر آ رہے ہیں، وہ تمہارا ہی قافلہ لایا تھا، انہیں بھلاؤ نہیں۔ انہیں چھوڑو نہیں۔ ان کے وارث بن کر رہو" ـــــ تقریر ۱۹۴۸ء

(6) No certificate to loyalty from others, but sincere searching of hearts

"میرے پاس مسلمانوں کے خطوط آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اگرچہ ہم حکومت ہند کے وفادار ہیں اور بار بار اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں پھر بھی ہم پر شک کیا جاتا ہے۔ میرا جواب صرف ایک ہے، تم ایک منٹ کے لئے اس سوچ میں مت پڑو کہ دوسرا تمہارے متعلق کیا خیال رکھتا ہے۔ بلکہ اپنے دلوں کو ٹٹولو۔ اگر دل میں کوئی کھوٹ نہیں ہے تو تمہیں کسی کے کہنے کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اپنے معاملہ کو صاف رکھو۔ بار بار صفائی پیش کر کے اپنی وفاداری کی قیمت نہ گھٹاؤ ـــــ تقریر اردو پارک اگست ۱۹۴۸ء

(7) Problems after 1947:

"سردار پٹیل کا نظریہ یا رائے یہ تھی کہ چونکہ مسلمانوں کے لئے مسلمانوں کے نام پر ایک الگ ملک قائم ہو گیا ہے لہٰذا اب ہمیں مسلمانوں کے مسائل پر اس طرح متوجہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ مولانا اس رائے سے اختلاف رکھتے تھے اور پنڈت جی بھی مولانا کی رائے سے اتفاق رکھتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ تقسیم

کے لئے صرف مسلمان ہی ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ اکثریت کے لوگ بھی برابر کے ذمہ دار ہیں۔ اور یہ کہ مسلمانوں کا اس ملک پر اتنا ہی حق ہے جتنا ہندوؤں کا ہے اس کے علاوہ مولانا صاحب اور سردار پٹیل کے درمیان بہت بڑا اختلاف اس مسئلے پر بھی تھا کہ جو یہاں سے جائیداد چھوڑ کر پاکستان جانے والوں کی جائیداد سے متعلق تھا یعنی وہ مسلمان جو محض ڈر اور خوف کی وجہ سے ہندوستان چھوڑ کر چلے گئے تھے ان کی جائیداد کے متعلق ... مولانا نے یہ بات کیبنٹ سطح پر اٹھائی .... چنانچہ مولانا نے اس ایکٹ میں تبدیلی کرائی اور .... انہوں نے تین کیس (بطور test case ) اپنے ہاتھ میں لئے اور ... بالآخر مولانا کو کامیابی ملی" ——— صلاح الدین روایت مرزا مسعود بیگ۔

# Role of al-Hilal in Indian political awakening

فروغِ حق کو نہ ہوگا زوال دنیا میں
ہمیشہ بدر بنے گا ہلال دنیا میں — اکبر الہ آبادی (الہلال)

"Al-Hilal created a revolutionary stir among the masses" (*India Wins Freedom*)

1. The *al-Hilal* played a very conspicuous role in creating political consciousness in the Indian Muslims. It made them change their posture of political aloofness and inculcated in them a restless spirit of political struggle. In this respect it marks a departure from the policy of Sir Syed who had advised his community to eschew politics and concentrate on Western education. The *Al-Hilal* used the medium of religion to achieve its political objective. "It was not only a new language in thought and approach, even its texture was different," observes Pandit Jawaharlal Nehruin his *The Discovery of India*.

2. In January 1922, the Maulana told in a statement before the court about the role of *al-Hilal*.

"ہندوؤں میں آج مہاتما گاندھی مذہبی زندگی کی جو روح پیدا کررہے ہیں، الہلال اس کام سے ۱۹۱۴ء میں فارغ ہوچکا تھا۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں کی نئی طاقت اور سرگرمی اسی وقت شروع ہوئی جب دونوں میں مغربی تہذیب کی جگہ مذہبی تعلیم کی تحریکوں نے پوری طرح فروغ پالیا۔ (ابوالکلام آزاد)

3. Maulana Azad speaks with respect and admiration about Syed Jamaluddin Afghani and Shaikh Abduh in *Lisan-us-Sidq*. In *al-Hilal*, he seems deeply inspired by Afghani, Abduh and Rashid Riza. About the visit of Rashid Riza, he wrote in *al-Hilal* (July 1912)

"لیکن شاید سیّد محمد رشید رضا پہلا سیاح تھا جو عروج و اقبال کی بہار لوٹنے کے لئے نہیں بلکہ ادبارو منزل کی خزاں پر ماتم کرنے کے لئے آیا تھا۔۔ وادیٔ نیل کا یہ سیاح آیا تھا کہ اس برباد شدہ قافلے کی مٹی ہوئی نشانیوں پر دو چار آنسو بہائے اور اُن سے پوچھے کہ
ع۔ تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کئے" (الہلال)

4. The zest and zeal which lay behind this journalistic activity has been thus described by Maulana —

"میں نے الہلال مرحوم کے صفحوں کو کبھی چشم خونین کے آنسوؤں سے رنگا ہے اور کبھی اس کے سواد و حروف کے اندر اپنے دل و جگر کے ٹکڑے بچھا دیے ہیں۔ ۱۹۱۲ء سے لے کر آج تک یہ مقصد میرے دل کی تمناؤں اور آرزوؤں کا مطلوب اور میری روح کی عشق و شیفتگی کا محبوب رہا ہے۔ خدا کی کوئی صبح مجھ پر ایسی طلوع نہیں ہوئی جب اس مقصد کی طلب سے میرا دل خالی ہوا ہو اور کوئی شام مجھ پر ایسی نہیں گزری جب میں نے اس کی تمنا میں اپنے بستر غم و اندوہ پر بے قراری کی کروٹیں نہ بدلی ہوں۔"

(خطبہ صدارت جمعیۃ العلماء لاہور)

5. The main ideal and objective of al-Hilal was :

"میں نے بارہ برس پہلے "الہلال" کے ذریعے مسلمانوں کو یاد دلایا تھا کہ آزادی کی راہ میں قربانی و جان فروشی ان کا قدیم اسلامی ورثہ ہے ان کا اسلامی فرض یہ ہے کہ ہندوستان کی تمام جماعتوں کو اس راہ میں اپنے پیچھے چھوڑ دیں۔ میری صدائیں بیکار نہ گئیں مسلمانوں نے اب آخری فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنے ہندو، سکھ، عیسائی پارسی بھائیوں کے ساتھ مل کر اپنے ملک کو غلامی سے نجات دلائیں گے۔"

ابوالکلام آزاد (بیان ۱۹۲۳)

Frequent internments disturbed his academic life completely:

"حکومت ہند کے محکمۂ تفتیش کا افسرِ اعلیٰ سر چارلس کلیولینڈ تھا۔ ۔ ۔ اسے میری مخالفت میں ایک خاص کد ہو گئی تھی۔ وہ پہلے کلکتہ آیا اور دو ہفتے تک تفتیش میں مشغول رہا، اور پھر رانچی آیا ۔ ۔ ۔ چنانچہ تمام کاغذات حتیٰ کہ چھپی ہوئی کتابیں بھی لے لی گئیں۔ ان میں نہ صرف ترجمہ و تفسیر کا مسودہ تھا، بلکہ بعض دوسری مصنفات کے بھی مکمل و نامکمل مسودات تھے۔ ۔ ۔ ۔ (سنہ ۱۹۲۰ء میں یہ کاغذات لارڈ سنہا کی سفارش پر واپس ملے)۔ ۔ ۔ (پھر) ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء کو بعض دیگر رفقائے بنگال کے ساتھ مجھے بھی گرفتار کر لیا گیا۔ ۔ ۔ ۔ اس کی وجہ سے نہ صرف ترجمان القرآن اور تفسیر کی اشاعت رک گئی۔ بلکہ میری علمی زندگی کے ولولے افسردہ ہو گئے۔ ۔ ۔ گرفتاری کے بعد۔ ۔ قلمی مسودات کا تمام ذخیرہ اُٹھا کر لے گئے، حتیٰ کہ ترجمان القرآن کی تمام لکھی ہوئی کاپیاں بھی توڑ مروڑ کر مسودات کے ڈھیر میں ملا دیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جب واپس ملے تو محض اوراقِ پریشاں کا ایک ڈھیر تھا، اور نصف سے زیادہ اوراق یا تو ضائع ہو چکے تھے، یا اطراف سے پھٹے ہوئے اور پارہ پارہ تھے! ۔ ۔ ۔ یہ سب سے زیادہ تلخ گھونٹ تھا جو جامِ حوادث نے میرے لبوں سے لگایا۔ لیکن میں نے بغیر کسی شکایت کے پی لیا۔ البتہ اس سے انکار نہیں کرتا کہ اس کی تلخی آج تک گلوگیر ہے۔"

(ترجمان القرآن)

(1) Islam's ideal is world brotherhood:

• سورۂ محمد میں قرآن نے حکم قتال اور جواز جنگ کی اصلی علت بھی بتادی ہے

حتیٰ تضع الحرب اوزارھا — لڑتے رہو، یہاں تک کہ لڑائی موقوف ہوجائے

(۴۷ : ۴)

یعنی اسلام کا اصلی مقصد یہ ہے کہ دنیا میں عالمگیر صلح و امن قائم ہوجائے، ساری دنیا ایک قوم، اور تمام نوع انسانی ایک گھرانے کی طرح زندگی بسر کریں۔

مسئلہ خلافت و جزیرۂ عرب

(2) Jihad is a comprehensive word:

• جہاد کی حقیقت کی نسبت سخت غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں، بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاد کے معنی صرف لڑنے کے ہیں۔۔۔ جہاد کے معنی کمال درجہ کوشش کرنے کے ہیں، قرآن و سنت کی اصطلاح میں اس کمال سعی کو جو ذاتی اغراض کی جگہ حق پرستی اور سچائی کی راہ میں کی جائے، جہاد کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔۔۔

مسئلہ خلافت و جزیرۂ عرب

(3) Islam aims at bringing human hearts closer:

• آج سے تیرہ سو برس پہلے، ایک صدائے اجتماع بلند ہوئی۔ اور نسل انسانی کے منتشر افراد کا ایک نیا گھرانہ آباد کیا گیا۔۔۔ اس کا مقصد نسل انسانی کے بکھرے ہوئے دلوں اور برگشتہ روحوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دینا تھا۔۔۔ اس نے ٹکڑوں کو اکٹھا کردیا، قوموں کو جوڑ دیا، نسل اور زبان و مکان کے سارے تفرقے دور کردے۔۔۔ انسانی گمراہی کے بنائے ہوئے سارے امتیازات مٹ گئے انسانی اخوت و وحدت اپنی اصلی صورت میں بے نقاب ہوگئی۔

حقیقۃ الحج

(4) Hindus are ahl-i-Kitab (People having a Revealed Book):

• ہندوستان کے ہندو باوجود ضبط شریعت و احکام، وحفظ علوم و تمدن، و ادعائے وجود صحف و کتب، محض پرستش قویٰ و اشکال و صور مظاہر فطرۃ کی بنا پر کیوں اہل کتاب میں سے تسلیم نہ کئے جائیں۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ ہندوستان کے ہندو ان دونوں قوموں یعنی مجوسیوں اور صابئہ سے بھی بدرجہا بہتر حالت و افضل حیثیت مذہبی و مدنی رکھتے ہیں، پس اگر ان دونوں کا شمار شبہ اہل کتاب میں ہوا تو یہ اشارہ ہے اس طرف کہ ہندوؤں کا شمار بطریق اولیٰ ہوگا۔

(جامع الشواہد فی دخول غیر المسلم فی المساجد)

(5) Moral purpose of religious practices in Islam:

• دنیا کے تمام مذاہب میں اسلام کی ایک مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ اس نے تمام عبادات و اعمال کا ایک مقصد متعین کیا اور اس مقصد کو نہایت صراحت کے ساتھ ظاہر کردیا۔

نماز کے متعلق تصریح کی:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (۲۹ : ۴۵)

(نماز ہر قسم کی بد اخلاقیوں سے انسان کو روکتی ہے)

روزے کے متعلق فرمایا:

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۲: ۱۸۳)

(روزہ کے ذریعے تم پرہیزگار بن جاؤ گے)

زکوٰۃ کی نسبت بیان کیا

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (۹: ۱۰۳)

(ان کے مال و دولت میں سے ایک حصہ بطور صدقہ کے لے لو کیونکہ تم اس کے ذریعہ ان کو بخل اور حرص و طمع کی بداخلاقیوں سے پاک و صاف کر سکو گے)"

حقیقۃ الحج

[6] Universalism and religion:

"یورپ اور ہندوستان کی قدیم قومیت نے صرف ایک محدود حصۂ دنیا میں پرورش پائی ہے اور آب و ہوا کے اثر نے ان کو دنیا کی تمام قوموں سے بالکل الگ تھلگ کر دیا ہے لیکن مذہب کا حلقۂ اثر نہایت وسیع ہوتا ہے، وہ ایک محدود حلقۂ زمین میں اپنا عمل نہیں کرتا، بلکہ دنیا کے ہر حصے کو آغوش میں جگہ دیتا ہے، کرۂ آب و ہوا کا طوفان خیز تصادم اپنے ساحل پر کسی غیر قوم کو آنے نہیں دیتا، مگر مذہب کا ابرِ کرم اپنے سائے میں تمام دنیا کو لے لیتا ہے۔" (حقیقۃ الحج)

[7] Criticism of the Syllabus of Madrasahs:

"اگر فنونِ آلیہ کو الگ کر دیا جائے تو درسِ نظامیہ میں بنیادی موضوع دو ہی رہ جاتے ہیں۔ علومِ دینیہ اور معقولات۔ علومِ دینیہ کی تعلیم جن کتابوں کے درس میں منحصر رہ گئی ہے . . . ان علوم میں کوئی مجتہدانہ بصیرت حاصل نہیں ہو سکتی۔ معقولات . . . علم کی دنیا اس عہد سے صدیوں آگے بڑھ چکی۔ فنونِ ریاضیہ جس قدر پڑھے جاتے ہیں وہ موجودہ عہد کی ریاضیات کے مقابلہ میں بمنزلۂ صغرٰی کے ہیں۔ اور وہ بھی عام طور پر نہیں پڑھائے جاتے۔" (غبارِ خاطر)

مجھے معاف کیا جائے، یہ کہنے کی جرأت کروں کہ چند کتابوں کا علم ہو جاتا ہے اور علوم حاصل نہیں ہوتے۔" خطبہ عربی نصاب کمیٹی فروری ۱۹۴۷ء

[8] Position of Women in Islam:

"اسلام ہی وہ تنہا مذہبی دعوت ہے جس نے عورت کو اس کا اصل درجہ ہزاروں برس کی غلامی کے بعد دلایا ہے۔" (الہلال)

[9] Path of Truth:

"حق تو یہ ہے کہ جس راہ کو آپ مشکل کہہ رہے ہیں، ساری آسانیاں اسی میں پنہاں ہیں اور جس کو آپ نے سہل سمجھ رکھا ہے، مشکلوں اور دشواریوں کا وہی سرچشمہ ہے۔ مشکلیں انسان کے بنائے ہوئے طریقوں میں ہو سکتی ہیں، مگر اللہ کی کھولی ہوئی فطری راہوں میں نہیں ہو سکتیں۔" خطبہ صدارت، لاہور ۱۹۳۱ء

# His dynamic concept of the Unity of the Indian Nation and Communal Harmony

Maulana Azad believed in the unity of the Indian Nation . It had its roots in his social, political and religious perceptions. Never for a moment throughout his life did he budge an inch from his faith in the unity of the Indian nation. He did not subscribe to the view that there was any majority or minority in India. All were Indian citizens in his eyes and he disdained creating artificial barriers between them. In a world resounding with different shibboleths and slogans, he stood firm like a rock and advised the Muslims to rise above all narrow and parochial concepts of communal safeguards and protections. He declared at the Ramgarh Session:

"I am proud of being an Indian. I am a part of the indivisible unity that is Indian nationality....I am an essential element which has gone to build India. I can never surrender this claim.......It was India's historic destiny that many human races and cultures and religions should flow to her, finding a home in her hospitable soil, and that many a caravan should find a rest here. Even before the dawn of history, these caravans trekked into India and wave after wave of new comers followed. This vast and fertile land gave welcome to all and took them to her bosom...One of the last of these caravans, following the footsteps of its predecessors was that of the followers of Islam. This came here and settled for good. This led to a meeting of the culture — currents of two different races. Like the Ganga and Jamuna, they flowed for a while through separate courses, but nature's immutable law brought them together and joined them in a Sangam. This fusion was a notable event in history.....This thousand years of our joint life has moulded us into a common nationality.....The cast has now been moulded and destiny has set her seal upon it. Whether we like it or not, we have become an Indian nation, united and indivisible." *(Presidential Address)*

2. Principles guiding Maulana Azad's political struggle:

Maulana Azad very clearly spelled out in 1922 the principles which guided his political struggle against the British. It was based on four principles:

1. Complete Hindu-Muslim unity
2. Peace
3. Discipline
4. Determination to offer any sacrifice needed for achieving the ideal. He expected complete and unwavering confidence in Gandhiji's leadership.

"ہماری تمام فتح مندیوں کی بنیاد چار سچائیوں پر ہے، اور میں اس وقت بھی ملک کے ہر باشندے کو ان ہی کی دعوت دیتا ہوں :۔

(۱) ہندو مسلمانوں کا کامل اتفاق

(۲) امن

(۳) نظم

(۴) قربانی اور اس کی اقامت

.... میں مسلمانوں سے خاص طور پر دو باتیں اور بھی کہوں گا۔ ایک یہ کہ اپنے ہندو بھائیوں کے ساتھ پوری طرح متفق رہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک بھائی یا کسی ایک جماعت سے کوئی بات نادانی کی ہو بھی جائے تو اسے بخش دیں اور اپنی جانب سے کوئی بات ایسی نہ کریں جس سے اس مبارک اتفاق کو صدمہ پہنچے۔ دوسری بات یہ کہ مہاتما گاندھی جی پر پورا اعتماد رکھیں۔ اور جب تک وہ کوئی ایسی بات نہ چاہیں (اور وہ کبھی نہ چاہیں گے) جو اسلام کے خلاف ہو، اس وقت تک پوری سچائی اور مضبوطی کے ساتھ اُن کے مشوروں پر کاربند رہیں" (قولِ فیصل)

3. On May 31, 1948 Maulana Azad announced that a section of Social Education has been opened in the Ministry of Education. He said:

"Social education may therefore be defined as a course of study towards the production of a consciousness of citizenship among the people and the promotion of social solidarity among them." (Speeches)

4. *Rejects the concepts of Majority and Minority.*

"ہندو مسلم کا سوال بھی ایک بازی گر کا کھیل ہے اور بدبختی سے ناچنے والے ناچ رہے ہیں... ہندو مجارٹی کی عفریت کا خوف بھی اب خدا کے لئے دل سے نکال دیجئے۔ یہ سب سے بڑا شیطانی وسوسہ تھا جو مسلمانوں کے قلب میں القا کیا گیا۔ طاقت محض تعداد پر نہیں بلکہ اور باتوں پر موقوف ہے۔ اصل شے قوموں کی معنوی قوت ہے" (تحریکِ آزادی اور مسلمان)

5. *Opposed to Provincialism*

"ایک اور اہم بات ہے جس کی طرف مجھے اشارہ کر دینا چاہیئے۔ اگر ہم ہندوستان میں ایک متحدہ قومیت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو مذہبی جماعتوں کے اتحاد کے ساتھ مختلف صوبوں اور حصوں کی یگانگت کا مسئلہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ روز بروز ایک نئی تفریق پراونشیلزم (Provincialism) کی بڑھتی جا رہی ہے۔ "ساؤتھ انڈیا" کی جگہ "ساؤتھ بنگال" کی صدائیں ہمیشہ سنتا رہتا ہوں.... آپ یقین کیجئے کہ یہ چیز آگے چل کر انڈین نیشنلزم کے لئے مضر ہوگی" (ذکرِ آزاد)

6. *Firm like a rock in his convictions*

"اگر آسمان کی تمام بجلیاں اُتر آئیں، ہمالیہ کی چٹانیں اپنی صفیں کھڑی کر لیں، تو وہ ایک منٹ کے لئے ایمان کو شکست نہیں دے سکتیں" (الہلال)

7. *No communal political organization*

"آپ صاف دو ٹوک فیصلہ کریں کہ آئندہ کوئی مسلم مجلس، کوئی مسلم نظام سیاسی میدان میں فرقہ وارانہ بنیادوں پر نہیں کریں گے اور کسی مجلس کے مقصد پر فرقہ واریت کی پرچھائیں بھی نہ پڑنی چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ مختلف جماعتوں کی اپنے مذہبی حقوق کے لئے، اپنے مذہبی مفاد کے لئے، اپنے تمدنی مقاصد کے لئے ضرورت ہے۔ اگر وہ چاہیں ایسی انجمنیں رکھیں۔ اس میں کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں ہے، یہی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ کوئی ایسی جماعت ہو جو

مسلمانوں کے مذہبی، تمدنی اور تعلیمی مفاد کی نگہداشت کرے۔ یہ ضروری خانہ ہے اس کو بھرنا ہے۔ اسے خالی نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ لیکن آج آپ کو فیصلہ کرنا یہ ہے کہ جن مجالس کا پولیٹکل یا سیاسی مقصد ہے ان میں فرقہ پرستی کی کوئی بنیاد یعنی یہ کہ یہ مسلمان ہے، یہ ہندو ہے، یہ سکھ ہے نہ ہونا چاہیئے" (خطبہ صدارت لکھنؤ دسمبر ۱۹۴۷ء)

8. *See realities of life:*

"ہم میں اگر ایسے ہندو دماغ ہیں جو چاہتے ہیں کہ ایک ہزار برس پہلے کی ہندو زندگی واپس لائیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ ایک خواب دیکھ رہے ہیں، اور وہ کبھی پورا ہونے والا نہیں۔ اسی طرح اگر ایسے مسلمان موجود ہیں جو چاہتے ہیں کہ اپنی اس گزری ہوئی تہذیب و معاشرت کو پھر تازہ کریں جو وہ ایک ہزار برس پہلے ایران اور وسط ایشیا سے لائے تھے، تو میں اُن سے بھی یہی کہوں گا کہ اس خواب سے جس قدر جلد بیدار ہو جائیں بہتر ہے۔ کیونکہ یہ ایک غیر قدرتی تخیل ہے اور حقیقت کی زمین میں ایسے خیالات اُگ نہیں سکتے۔ میں ان لوگوں میں ہوں جن کا اعتقاد ہے کہ تجدید کی مذہب میں ضرورت ہے، مگر منافرت، ترقی سے انکار کرنا ہے" (ابوالکلام آزاد)